اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

THE DAILY

ALFAZL, QADIAN.

ٹیلیفون نمبر ۹۱

شرح چندہ پیشگی
سالانہ ۔/۱۵
ششماہی ۔/۸
سہ ماہی ۔/۴
بیرون ہند سالانہ ۔/۲۰

قیمت ایک آنہ

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

ایڈیٹر غلام نبی

تار کا پتہ الفضل قادیان

جلد ۲۸ | ۸ محرم ۱۳۵۹ ہجری | ۱۷ ماہ تبلیغ ۱۳۱۹ ہش | ۱۷ فروری ۱۹۴۰ء | نمبر ۳۸

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۵ ماہ تبلیغ - ملک صلاح الدین صاحب ایم اے پرائیویٹ سکرٹری کی طرف سے ۱۳ تاریخ کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ مع اہل بیت وخدام بخیریت ہیں جناب مولوی محمد اسمٰعیل صاحب فاضل بوجہ آب وہوا کی ناموافقت کے چونکہ پھر بیمار ہو گئے ہیں اس لئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے انہیں واپسی کی اجازت فرما دی ہے ؛

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت سر درد اور ضعف ۔ کی وجہ سے علیل ہے دعائے صحت کی جائے ؛

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے کے ہاتھ کے درد نقرس میں زیادتی ہو گئی ہے - اور بائیں پاؤں کے جوڑ میں بھی نقرس کی تکلیف ہے۔ جس سے آپ کی طبیعت زیادہ علیل ہے احباب صحت کاملہ کے لئے دعا کریں ؛

حضرت مرزا شریف احمد صاحب نے اپنی رخصت سے واپس تشریف لا کر نظارت تعلیم وتربیت کا چارج لے لیا ہے ؛

صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب آج تین بجے بعد دوپہر کی گاڑی سے کراچی تشریف لے گئے ؛

مجلس خدام احمدیہ کا تیسرے سال کا پہلا اجلاس ۹ جلسہ مسجد نور میں بعد نماز عشاء زیر صدارت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ منعقد ہوا۔ تلاوت ونظم کے بعد مولوی خلیل احمد صاحب ناصر جنرل سکرٹری مجلس خدام الاحمدیہ نے مجلس کے گذشتہ دو سالہ عرصہ حیات کی رپورٹ کارگزاری سنائی۔ راجہ محمد اسلم صاحب نے قیمت جسمانی کے لئے ورزش کی ضرورت کے عنوان پر تقریر کی۔ پھر صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر مجلس کا پیغام جنرل سکرٹری صاحب نے پڑھ کر سنایا۔ اور دعا کے بعد جلسہ برخاست ہوا ؛

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھُوَ النَّاصِرُ

مَنْ اَنْصَارِیْٓ اِلَی اللّٰہِ

رقم فرمودہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

دوستوں کو معلوم ہے۔ کہ سال ششم کے وعدوں کے لکھوانے کی مدت قریب الاختتام ہے۔ یہ سال دس سالہ تحریک کے نصف آخر کا پہلا سال ہے۔ اس لئے خاص اہمیت رکھتا ہے۔ اور احباب کو چاہیئے۔ کہ اس وقت کی نزاکت کو محسوس کرتے ہوئے خاص توجہ سے نئے وعدے کرنے اور سابق وعدوں کو پورا کرنے کی طرف توجہ کریں۔ احباب کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ :-

۱- آپ لوگوں نے خلافت جوبلی کی تقریب منا کر اور احمدیہ جھنڈے کی تجویز کر کے خدمت اسلام کا ایک نیا عہد کیا ہے۔ جو آپ کے مونہہ نے کہا۔ آپ کا عمل اس کے مطابق ،بلکہ اس سے بڑھ کر ہونا چاہیئے ؛

۲- دنیا اس وقت ایک خطرناک جنگ میں مبتلا ہے جس کے اسباب مادی ہیں۔ ایک مومن کو ان لوگوں کی قربانیوں کو دیکھ کر غیرت میں آنا چاہیئے۔ اور ان سے بڑھ کر قربانیوں کا نمونہ دکھانا چاہیئے ؛

۳- مومن کا قدم کبھی پیچھے نہیں پڑتا۔ بلکہ آگے پڑتا ہے۔ ہر وہ شخص جس نے تحریک جدید میں حصہ لیا۔ اس کا ایمان اس سے مطالبہ کرتا ہے۔ کہ وہ اس سے زیادہ وعدہ کرے۔ اور زیادہ عمدگی سے ادا کرے اور جس نے پہلے وعدہ نہیں کیا۔ یا ادا نہیں کیا۔ اس کا ایمان تقاضا کرتا ہے۔ کہ وہ اب وعدہ کرے۔ یا پہلے وعدہ کو جلد سے جلد پورا کرے ؛

۴- احباب کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ وہ اس تحریک میں حصہ لے کر اشاعت اسلام کی مستقل عمارت کی بنیاد رکھتے ہیں اور جو خدا کے لئے گھر بناتا ہے۔ اللہ تعالےٰ اس کے لئے دنیا اور آخرت میں گھر بناتا ہے ؛

۵- ہماری اولادیں اخدا انہیں نیک کرے، ہو سکتا ہے۔ کہ ہمارے لئے بڑی یادگار رہوں۔ لیکن یہ یادگار وہ ہے۔ کہ ہمیشہ ثواب اور عزت کا موجب ہوگی۔ اور بعید نہیں۔ کہ اس یادگار کے طفیل اللہ تعالےٰ ہماری اولادوں کو بھی نیک ہی رکھے ؛

۶- پس اے دوستو! مرنے سے پہلے اور وقت کے ہاتھ سے نکل جانے سے پہلے اس تحریک میں حصہ لو کہ اس امت پر یہ دن پھر نہ آئیں گے۔

۷- آج خدا تعالیٰ کی رحمت کے دروازے کھلے ہیں کل خدا جانے کیا حال ہوگا پس ہمت کرو اور اس عظیم الشان تحریک میں ہمت سے بڑھ کر حصہ لے کر ثواب دارین حاصل کرو۔

۸- یہ نہ انتظار کرو۔ کہ دوسرے آگے بڑھیں۔ تو قدم اٹھاؤ گے۔ اگر آپ کے عہدہ دار سست ہیں۔ تو خود ہی وعدہ لکھ کر بھجوا دیں۔ بلکہ دوسروں کو بھی تحریک کریں۔ تاکہ دوسروں کے ثواب میں بھی حصہ دار ہو جائیں ؛

۹- تحریک جدید کے عہدہ داروں کو اپنی ذمہ داری کا احساس چاہیئے۔ کہ اپنی زندگی کے ایام میں سے ان چند ایام کو تو خدا تعالیٰ کے لئے وقف کر دیں

۱۰- یاد رہے۔ کہ وعدہ لکھوانے کی آخری مدت ہندوستان کے لئے ۱۵ فروری ہے۔ اور وعدہ ڈاک میں ڈالنے کی آخری مدت ۱۶ فروری ہے۔ اللہ تعالےٰ آپ کے ساتھ ہو۔ والسلام۔

خاکسار مرزا محمود احمد

اعلان برائے ملازمت دفاتر صدر انجمن احمدیہ قادیان

صدر انجمن احمدیہ کے دفاتر کے لئے امیدواروں کی ضرورت ہے۔ جو امیدوار حسب ذیل شرائط پوری کرتے ہوں۔ وہ ذیل کا فارم پُر کر کے درخواست معہ تمام نقول سرٹیفکیٹ وغیرہ مصدقہ ۲۳ تبلیغ ۱۳۱۹ ہش مطابق ۲۳ فروری ۱۹۴۰ء سپرنٹنڈنٹ صاحب دفاتر صدر انجمن احمدیہ کے پاس بھیج دیں۔ اور نوٹ غور سے مطالعہ کریں۔

خاکسار:- غلام محمد اختر سکرٹری تحقیقاتی کمشن

فارم درخواست امیدواری

۱۔ نام و ولدیت درخواست کنندہ
۲۔ تاریخ بیعت
۳۔ تاریخ پیدائش
۴۔ امیدوار کے خاندان کی خدمات سلسلہ
۵۔ امتحان جو پاس کئے ہوں معہ سند
۶۔ خلاصہ سندات و سفارشات
۷۔ صحت
۸۔ کوئی اور قابل ذکر امر

شرائط:- (۱) احمدی ہونا لازمی ہے (۲) عمر ۱۸ تا ۲۸ سال ہو (۳) مقامی امیر یا پریذیڈنٹ کی خدمات سلسلہ کے متعلق تصدیق کرائی جائے (۴) میٹرک یا اس سے اوپر مولوی فاضل یا جامعہ احمدیہ یا اس سے اوپر تک تعلیم لازمی ہے (۵) مقامی جماعت کے امیر یا پریذیڈنٹ کی سفارش کا ہونا لازمی ہے۔ اس کے علاوہ سلسلہ عالیہ کی خاص ہستیوں کی سفارشی چٹھیاں لگائی جا سکتی ہیں (۶) ڈاکٹر یا حکیم ورنہ جماعت کے امیر یا پریذیڈنٹ کی طرف سے سرٹیفکیٹ لگایا جا سکتا ہے (۷) شرط ۵ کے علاوہ کوئی اور سرٹیفکیٹ وغیرہ لگائے جا سکتے ہیں۔

نوٹ:- ۱۔ تمام وہ درخواستیں جو کسی امیدوار نے کسی دفتری ملازمت کے لئے صدر انجمن احمدیہ کے کسی دفتر میں بھیجی ہوں۔ وہ اس اعلان کے ذریعہ منسوخ قرار دی جاتی ہیں۔ اور ہر امیدوار کو اب نئی درخواست مندرجہ بالا فارم پر شرائط کے مطابق کرنی ہوگی نمبر ۲۔ اسامیاں فی الحال عارضی ہونگی۔ اور تنخواہ کم از کم ۱۵/- ماہوار دی جائیگی لیکن آئندہ مستقل اسامیاں پر کرتے وقت تجربہ کار عارضی ملازمین کو ترجیح دی جائیگی نمبر ۳ جن امیدواروں کی درخواستیں کمشن منظور کرے گا۔ ان درخواست کنندوں کو تاریخ انتخاب سے اطلاع کر دی جائیگی۔ ممبر کمیشن کے کسی ممبر کو سفارش کے ذریعہ سے زیر اثر لانے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ستر کتب کا سیٹ

پچاس روپیہ کی ستر کتابیں صرف پچیس روپیہ میں

احباب کرام کے سامنے ایک نہایت مبارک اور مفید تجویز پیش کی جاتی ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ ہر احمدی گھرانے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور خلفاء کرام نیز بزرگان سلسلہ کی کتب کی ایک مستقل لائبریری قائم کی جائے۔ روحانیت کا یہ خزانہ نسلاً بعد نسل کام آتا رہے گا اور آنے والی نسلوں کے دلوں میں تعلیم احمدیت کو تر و تازہ رکھنے کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہوگا اور احباب کرام ان کتب کے مطالعہ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خواہش کو بھی پورا کر سکیں گے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خواہش:- فرمایا "ہر وقت یہ امر ہمارے مدنظر رہنا چاہیئے کہ جس ملک کی موجودہ حالت ضلالت کے سم قاتل سے نہایت درجہ خطرہ میں پڑ گئی ہے بلا توقف ہماری کتابیں اس ملک میں پھیل جاویں اور ہر متلاشی حق کے ہاتھوں میں وہ کتابیں نظر آ دیں"۔ نیز فرمایا "جو شخص ہماری کتابوں کو کم از کم تین دفعہ نہیں پڑھتا۔ اس میں ایک قسم کا تکبر پایا جاتا ہے"۔

حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی خواہش:- فرمایا "حضرت پیر و مرشد! میں کمال راستی سے عرض کرتا ہوں کہ میرا سارا مال اگر دینی اشاعت میں خرچ ہو جاوے تو میں مراد کو پہنچ گیا"۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا فرمان:- فرمایا "جو لوگ سلسلہ کی کتب کو نہیں پڑھتے وہ یاد رکھیں کہ محض سلسلہ میں داخل ہو جانا کوئی بات نہیں۔ جب تک کہ سلسلہ سے کماحقہ واقفیت نہ پیدا ہو"۔ امید ہے کہ ان اقتباسات کو پڑھ کر اس مبارک تجویز پر عمل کرنے سے کوئی دوست کوتاہی نہیں کرے گا۔

مینیجر بک ڈپو تالیف و اشاعت قادیان

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لنڈن ۱۴ فروری۔ برطانیہ کا ایک ۱۰ ہزار ٹن کا جہاز سکاٹ لینڈ کے شمال مشرقی ساحل پر غرق ہو گیا۔ ماہی گیر جہازوں نے ۲۸ آدمی بچا لئے مگر ۱۳ تا حال گم ہیں۔ یہ جہاز تیل کا تھا۔

ہیلسنکی ۱۴ فروری۔ آج خاکنائے کریلیا پر شدید روسی حملے جاری ہیں۔ روسیوں نے اپنی طاقت سوما کے محاذ پر جمع کر رکھی ہے گذشتہ ۲۴ گھنٹوں میں روسی فوج فنش فوج کی فرنٹ لائن میں گھس گئی۔ لیکن دست بدست لڑائی کے بعد اسے پیچھا ہٹا دیا گیا روسی توپ خانہ تین ہزار گولے فی گھنٹہ کی رفتار سے برسا رہا ہے۔ آج فنش گورنمنٹ نے یہ امر تسلیم کر لیا ہے کہ روسیوں نے مینر ہم لائن میں اہم مقامات پر قبضہ کر لیا ہے۔

لنڈن ۱۴ فروری۔ آج دارالعوام میں مسٹر چرچل نے بیان کیا۔ کہ جرمن طیاروں اور جہازوں کا مقابلہ کرنے کے لئے عنقریب تمام برطانوی جہازوں کو توپوں اور مشین گنوں سے مسلح کر دیا جائے گا۔

ویٹیکن ۱۴ فروری۔ پاپائے روم کے ریڈیو سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ جرمنی نے پولینڈ میں تمام کیتھولک گرجاؤں کو بند کر دیا ہے اور کیتھولک جماعتوں اور تعلیمی درسگاہوں کو خلاف قانون قرار دے دیا ہے۔

سٹاک ہالم ۱۴ فروری معلوم ہوا ہے کہ کمیونسٹوں نے سویڈن میں بغاوت کرانے کا وسیع پیمانے پر انتظام کر رکھا تھا۔ مگر حکومت کو اس سازش کا قبل از وقت علم ہو گیا۔ بہت سے کمیونسٹ گرفتار کر لئے گئے ہیں۔

قاہرہ ۱۳ فروری۔ برطانیہ کے نائب وزیر نوآبادیات مسٹر ایڈن آج کل یہاں آئے ہوئے ہیں۔ کل آپ نے شاہ فاروق الاول والئے مصر اور ان کے وزیر اعظم سے ملاقات کی۔ آپ واپسی سے قبل ترکی بھی جائیں گے۔

ہیگ ۱۴ فروری۔ ہالینڈ کے اخبارات نے اعلان کیا ہے۔ کہ اگر جرمنی نے غیر جانبدار جہازوں پر حملوں کا سلسلہ بند نہ کیا۔ تو نتائج خطرناک ہونگے۔ اور انہیں یہ غور کرنا ہوگا۔ کہ جرمنی کے اس رویہ کا جواب کس رنگ میں دیا جائے۔

نیگاؤں ۱۴ فروری۔ لارڈ زٹلینڈ نے حال میں ہندوستان کے متعلق جو بیان دیا تھا۔ اس کے متعلق گاندھی جی نے لکھا ہے کہ جب تک ہندوستان کی آزادی کا مسئلہ حل نہیں ہوتا۔ اقلیتوں کا سوال بھی حل نہیں ہو سکتا۔ اس بیان نے ظاہر کر دیا ہے کہ برطانیہ ہندوستانی قوم پرستوں کے مطالبات تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں ہے

لنڈن ۱۴ فروری۔ ہندوستان کا سوال دارالعوام میں ۱۹ کو پیش ہوگا۔ اپوزیشن کی طرف سے بعض اہم سوالات دریافت کئے جائیں گے۔

برلن کے نازی حلقوں میں یہ کہا جا رہا ہے۔ کہ جرمنی ایک زبردست جنگ کی تیاریاں کر رہا ہے۔ ۱۵ مارچ کے بعد وہ شدید حملہ کرے گا۔ کہا جاتا ہے کہ وہ پہلے بلجیم اور ہالینڈ پر قبضہ کرے گا اور اس کے بعد میگنٹ لائن پر زبردست حملہ کریگا بلجیم اور ہالینڈ سے وہ برطانیہ پر شدید ہوائی حملوں کا سلسلہ شروع کر دے گا۔

پچھلے دنوں یہ خبر شائع ہو چکی ہے کہ حکومت ترکی نے اسلحہ ساز کارخانوں سے تمام جرمن افراد اور جرمن مستری نکال دیئے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ایک کارخانے میں دو آبدوز کشتیاں زیر تکمیل تھیں۔ جرمن کارکنوں نے سازش کی۔ کہ ان میں سے ایک کو درہ دانیال سے کسی طرح گذار کر بحیرہ روم میں پہنچا دیا جائے۔ اور پھر اسے جرمن مفاد میں استعمال کیا جائے۔ اس کے علاوہ انہوں نے ٹربیون۔ جہازوں اور اسلحہ ساز کارخانوں کو بھی تباہ کرنے کی سازش کر رکھی تھی۔ یہ سازش بعینہ ایسی تھی۔ جیسی جنگ عظیم میں امریکہ کے خلاف جرمنی نے کی تھی۔

کراچی ۱۴ فروری۔ آج اسمبلی ال میں وزیر اعظم نے سپیکر سے استدعا کی کہ اجلاس ایک ہفتہ تک کے لئے ملتوی کر دیا جائے۔ امید ہے اس وقت تک صوبہ کی بہتری کے لئے کوئی مستحکم وزارت قائم ہو جائے گی۔ میں آئینی طور پر اب اپنا استعفیٰ پیش کرنے پر مجبور ہوں۔ گورنر سندھ نے موجودہ وزیر اعظم اور دیگر پارٹیوں کے لیڈروں سے ملاقاتیں کیں۔ اور انہیں آگاہ کر دیا کہ اگر آئندہ سال کا بجٹ وقت مقررہ کے اندر پاس نہ ہو سکا۔ تو یکم اپریل کے بعد آئین کو معطل کر دیا جائے گا۔ وزارت پارٹی چاہتی ہے کہ اسمبلی کو توڑ کر نئے انتخابات کرائے جائیں۔

لنڈن ۱۴ فروری۔ فرانسیسی ریڈیو سے اعلان کیا گیا ہے کہ دریائے ڈینیوب پر رومانوی قلعہ بندیوں کو تباہ کرنے کی ایک زبردست سازش کی گئی تھی جس پر قبل از وقت قابو پا لیا گیا۔ بعض کاغذات ملے ہیں۔ جن سے ظاہر ہے کہ سازش میں جرمنی کا ہاتھ تھا۔

دہلی ۱۴ فروری۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے۔ کہ حکومت نے انڈین ٹریٹوریل آرمی کے تین مزید بٹالین بنانے کا حکم دیا ہے۔ جنہیں آگرہ فیض آباد اور ڈیرہ دون میں رکھا جائیگا۔ بھرتی عنقریب شروع ہو جائے گی۔

واشنگٹن ۱۴ فروری۔ صدر جمہوریت امریکہ نے ایک بل پر دستخط کر دیئے ہیں جس کے رو سے ۲۵ کروڑ ۲۰ لاکھ ڈالر (تقریباً ۶ کروڑ ۳۰ لاکھ پونڈ) قومی دفاع اور غیر جانبداری کو قائم رکھنے کے انتظامات پر صرف کئے جائیں گے۔

پراگ ۱۴ فروری۔ معلوم ہوا ہے کہ چیکوسلواکیہ میں نازیوں کے خلاف بغاوت کی آگ بھڑک اٹھی ہے۔ چیک فوجوں نے جرمنی کی حمایت میں لڑنے سے انکار کر دیا ہے اور بہت سے چیک لیڈر گرفتار کر لئے گئے ہیں۔

ایمسٹرڈم ۱۴ فروری۔ نازی حلقوں سے آمدہ خبرایں مظہر ہیں۔ کہ پہلے اگر ایک جرمن سپاہی پولینڈ میں گم یا ہلاک ہوتا تھا۔ تو اس کے بدلے میں تین پول گولی سے اڑا دیئے جاتے تھے۔ مگر اب ایک جرمن کے بدلے ۴۳ پول مار دیئے جاتے ہیں۔

ملتان ۱۴ فروری۔ پرتاپ کے مسٹر دیریندر پر یہاں فوجی بھرتی کی مخالفت اور حکومت کے خلاف منافرت پھیلانے والی تقریر کرنے کے الزام میں جو مقدمہ چل رہا ہے۔ آج اس میں شہادت استغاثہ کے بعد فرد جرم لگا دی گئی۔

ہانگ کانگ ۱۴ فروری پیننگ کے نواح میں شدید جنگ ہو رہی ہے۔ گذشتہ تین روز میں ۱۶ ہزار جاپانی ہلاک یا زخمی ہو چکے ہیں۔ موسم کی خرابی کی وجہ سے جاپانی طیارے بے کار ہیں چینیوں نے پیننگ پر دوبارہ قبضہ کر لیا ہے۔

ٹوکیو ۱۴ فروری۔ جاپانی حکومت کا دعویٰ ہے۔ کہ شانسی کے علاقہ میں جاپانی افواج کو شاندار کامیابی حاصل ہو رہی ہے۔ دو ڈویژن چینی فوج بالکل تباہ کر دی گئی ہے۔

کراچی ۱۴ فروری۔ سندھی ہندوؤں کے لئے ایک سائنس کالج قائم کرنے کے سلسلہ میں سکھر کے ہندوؤں کی ایک میٹنگ ہوئی۔ جس میں فیصلہ کیا گیا کہ چار لاکھ روپیہ جمع کیا جائے تیس ہزار اسی وقت جمع ہو گیا۔

میانوالی ۱۴ فروری۔ کل شام کے پانچ بجے دو صد قبائلیوں نے ضلع میانوالی کے ایک شہر عیسیٰ خیل پر حملہ کر دیا چونکہ پہلے سے اطلاع ہو چکی تھی۔ اس لئے شہر کے دروازے بند کر دیئے گئے تھے۔ پولیس پبلک کے بعض آدمیوں کے ساتھ مقابلہ کے لئے مورچوں میں موجود تھی۔ تقریباً پانچ گھنٹے مقابلہ ہوتا رہا۔ دونوں طرف سے گولیوں کی بارش جاری رہی۔ ایک قبائلی ہلاک اور تین زخمی ہوئے۔ حملہ آور کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے ۹ بجے کے بعد حملہ آور زخمیوں کو ساتھ لے کر واپس ہو گئے۔ پولیس ان کے تعاقب میں روانہ ہو گئی ہے

واشنگٹن ۱۴ فروری۔ دو سال ہوئے ایران کے تعلقات امریکہ کے ساتھ کشیدہ

نارتھ ویسٹرن ریلوے

یکم فروری ۴۰ء سے قبل جو یہ انتظام تھا۔ کہ پشاور چھاؤنی سے ہر جمعرات کو روانہ ہونے والی فرنٹیر میل جو کراچی ہفتہ کے روز پہنچتی تھی۔ اس کا ایک حصہ بلارڈ پایئر مول سٹیشن تک جاتا تھا۔ لیکن یکم فروری ۴۰ء سے یہ انتظام تا اطلاع ثانی روک دیا گیا ہے۔ اور اس کی وجہ جنگ کی باعث انگلستان کو روانہ ہونے والے میل سٹیمروں کی روانگی کا غیر یقینی ہونا ہے۔

چیف آپریٹنگ سپرنٹنڈنٹ

وصیت نمبر ۵۵۴۲

منکہ سارہ بیگم زوجہ ہیڈ جمعدار محمد خان صاحب قوم بھٹی عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن دوالمیال ضلع جہلم بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۳۹ ۳۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں صرف حق مہر سے مبلغ دو صد روپے کا زیور جن کے نصف یکصد روپیہ ہوتے ہیں۔ میرے پاس موجود ہے۔ جس کے میں ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر میرے مرنے کے بعد میری کوئی جائیداد ثابت ہو۔ تو صدر انجمن احمدیہ قادیان اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک ہوگی۔

العبد سارہ بیگم بقلم خود۔

گواہ شد ہیڈ جمعدار محمد خان ہیڈ ورکس سلیمانکی ضلع فیروز پور۔

گواہ شد فضل الدین نسیم متصل مکان ڈاکٹر محمد عبد اللہ صاحب دارالبرکات قادیان۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

لالہ ملاوامل صاحب حکیم قادیان کو اکثر احباب جانتے ہیں۔ ان کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے قدیمانہ تعلق رہا ہے۔ انہوں نے بعض ادویہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے نسخوں کے مطابق تیار کی ہیں۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ان ادویہ کے متعلق سفارش کی خواہش کی ہے۔ سو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے منشا کے مطابق یہ سفارش الفضل میں شائع کی جاتی ہے کہ حاجتمند احباب۔ لالہ ملاوامل صاحب قادیان سے ان کی تیار کردہ ادویہ خرید کر فائدہ اٹھائیں۔ والسلام

خاکسار پرائیویٹ سکرٹری

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد

چندہ تحریک جدید کے وعدوں کے متعلق

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ کہ چونکہ اس بات کا امکان ہے۔ کہ حضور کے نام کے خطوط ایک جگہ سے دُوسری جگہ جانے میں اُدھر اُدھر ہو جائیں۔ اس لئے چندہ تحریک جدید سال ششم کے وعدے براہ راست فنانشل سیکرٹری تحریک جدید قادیان کو بھیجے جائیں ٭

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے ماتحت

مصیبت زدگان اناطولیہ کے لئے امدادی چندے کا اعلان

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے ماتحت نظارت بیت المال نے احباب جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے اپیل کی تھی۔ جو اخبار الفضل مجریہ ۲ جنوری ۱۹۴۰ء میں چھپ چکی ہے۔ جس میں مصیبت زدگان اناطولیہ کے لئے امدادی چندہ طلب کرتے ہوئے التماس کی گئی تھی۔ کہ اس میں ہر احمدی اپنی حیثیت اور حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے ضرور حصہ لے۔ اس زلزلہ اور اس کے بعد کے سیلاب کی تباہی ایسی نہیں۔ جو احباب پر مخفی ہو۔ مصیبت زدگان پر ہمدردی کا اظہار کرنا۔ اور حتی الوسع ان کی امداد کے لئے آمادہ ہونا ایک فطرتی جذبہ ہے۔ بالخصوص مومن تو ایسے مواقع پر خدا شناسی کے نور کے باعث زیادہ سے زیادہ مدد کرنے کے لئے کمر بستہ ہوا کرتا ہے۔ اور جب مصیبت زدگان اسلام سے تعلق رکھتے ہیں۔ تو ؎

"کافر کنند دعوئے حُبّ پیمبرم"

کے ماتحت ہماری ہمدردی دوسروں سے نمایاں ہونی چاہیئے۔

پس میں احباب اور عہدہ داران جماعت کو پھر توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ اس چندہ کیطرف خاص توجہ فرمائیں۔ اور جلد فراہم کر کے مرکز میں ارسال فرمائیں۔ کیونکہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی خواہش ہے۔ کہ ایک معقول رقم جلد بھجوا دی جائے۔ ناظر بیت المال

تحریک جدید سال ششم میں شمولیت کے متعلق

ایک دوست کے مخلصانہ جذبات

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک مخلص صحابی۔ جنہوں نے پہلے سال اپنی طرف سے ۱۳۰ دوسرے سال ۱۷۵ تیسرے سال ۲۰۰ چوتھے سال ۲۰۱ اور ان کی اہلیہ صاحبہ نے علی الترتیب ۲۰ - ۲۵ - ۲۵ - ۲۶ ادا کئے ہیں۔ اور گزشتہ دو تین سال سے محض بے کار ہیں۔ یہ رقم سال اول کی اس وقت ادا کی تھی۔ جبکہ ان کی ماہوار آمدنی ساٹھ روپیہ عارضی طور پر تھی۔ مگر چار سال سے اب محض بے کار ہیں تحریک جدید میں شمولیت کی غرض سے سال ششم میں اپنی طرف سے پانچ روپے اور اپنی اہلیہ کیطرف سے پانچ روپے کا وعدہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

شامت اعمال سے لمبی بیماری اور چار سالہ بے کاری کے باعث سخت مالی مشکلات میں ہوں۔ تحریک جدید سے محرومی کا خیال خون کے آنسو رلا رہا ہے۔ حالات کی مجبوری اور نزاکت کوئی وعدہ کرنے کی ہمت نہیں دلاتی۔ ان حالات میں مجبور ہوں۔ اور کسی وعدہ کی جرأت نہیں ہوتی۔ مگر اس مقدس تحریک سے بالکل محروم رہنے کا خیال بھی میرے لئے ناقابل برداشت ہے۔ اس لئے صرف شمولیت کی غرض سے اپنی اور اپنی اہلیہ کی طرف سے دس روپیہ کا وعدہ سال ششم کا حضور کے پیش کرتا ہوں تا تحریک جدید میں نام تو رہے۔ اگر اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا۔ تو پانچ سالہ وعدوں کی طرح ترقی کے ساتھ ادا کرنے کا عزم بالجزم ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

(۱) ہر شخص جو تھوڑا بہت حصہ لے سکتا ہے۔ مگر نہیں لیتا۔ اس کی بدقسمتی میں کوئی شبہ نہیں

(۲) کئی لوگ اس لئے ہچکچاتے ہیں۔ کہ ہم نے پہلے زیادہ حصہ لیا تھا۔ اب کم کس طرح کریں۔ حالانکہ شرائط کے ماتحت ایسا کرنا جائز ہے۔

(۳) ثواب خواہ کتنا ہی تھوڑا ہو ضرور حاصل کرنا چاہیئے۔ اگر کسی نے پچھلے سال سو روپیہ دیا۔ مگر اس سال وہ سمجھتا ہے۔ کہ میں پانچ ہی دے سکتا ہوں اور اس لئے رکتا ہے۔ کہ اس سے میری ہتک ہوگی۔ تو وہ عزت کو ثواب پر مقدم کرتا ہے۔ حالانکہ ثواب کو عزت پر مقدم کرنا چاہیئے۔

(۴) اگر تو وہ واقعی معذور ہے تو اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس کے پانچ بھی پانچ سو کے برابر ہیں۔ اگر وہ معذور نہیں تو جو روپیہ وہ اپنے لئے ایمان کا تجویز کرتا ہے۔ اس کے مطابق اللہ تعالیٰ سے اجر پائے گا۔

پس وہ لوگ جو مجبور ہیں مگر ان کے دل کی تڑپ اور ایمان کا تقاضا ہے۔ کہ اس تحریک میں ضرور شامل ہوں۔ وہ آج ہی اپنے وعدے لکھ کر فنانشل سیکرٹری تحریک جدید قادیان کو بھجوا دیں۔ کیونکہ ۱۶ فروری وعدہ ڈاک میں ڈالنے کی آخری تاریخ ہے۔ اور جمعہ کا دن ہے۔ احباب جمعہ میں ہوں گے۔ ان سے دریافت بھی فرمالیں ٭

فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

اعلانات نکاح

(۱) ۹ فروری سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے امۃ الکریم بلقیس بنت حاجی عبد الکریم صاحب پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ کراچی کا نکاح فدا محمد خان صاحب بی۔ اے ولد دوست محمد خان صاحب مجانہ آف ڈیرہ غازیخاں سے بعوض ایک ہزار روپیہ حق مہر پڑھا۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔ خاکسار خان محمد عبد اللہ خان آف مالیر کوٹلہ حال مقیم کراچی

(۲) محمد اعظم ولد میاں فضل کریم صاحب چک ۵۹۵ کا نکاح سکینہ بی بی بنت مولوی فضل حق صاحب بھوماں وڈالہ کے ساتھ مبلغ پانصد روپیہ مہر پر خاکسار نے پڑھا۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔ خاکسار محمد عبد الحق مجاہد بھوماں وڈالہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۱۷ ماہ تبلیغ ۱۳۱۹ ہش

جناب مولوی غلام حسن خان صاحب کی بیعت

پر

ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کی معاندانہ نظر

اخبار "پیغام صلح" لاہور کے پرچہ ۱۲ - فروری ۱۹۴۰ء میں ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کے قلم سے جناب مولوی غلام حسن خانصاحب پشاوری کی بیعت پر ایک مضمون شائع ہوا ہے - اس مضمون کا انداز اور لب ولہجہ از اول تا آخر نہایت درجہ دل آزار اور تمسخرانہ رنگ رکھتا ہے مگر جو لوگ ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کے طرز تحریر سے واقف ہیں - انہیں اس مضمون کے مطالعہ سے تعجب نہیں ہوا کیونکہ ڈاکٹر صاحب موصوف اپنے مخصوص طرز کلام میں اس قدر معروف ہو چکے ہیں - کہ ان کا نام آتے ہی ہر واقف کار شخص سمجھ جاتا ہے - کہ اس برتن میں سے کیا نکلنے والا ہے - آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں - کہ جو شخص مجھے اپنے دو عضووں کے متعلق ضمانت دے گا - میں اسے جنت کی بشارت دیتا ہوں - ان دو عضووں میں ایک زبان ہے - جس کے اندر ضمناً قلم بھی شامل ہے - مگر افسوس ہے کہ ڈاکٹر صاحب نے اس پیرانہ سالی میں بھی اس حدیث کو پس پشت ڈال رکھا ہے اور ایک ایسے بزرگ کے خلاف دل آزار حملے کئے ہیں - جن کے علم وفضل سے تو خیر ڈاکٹر صاحب کو کیا نسبت ہوگی عمر کے لحاظ سے بھی ڈاکٹر صاحب انکے سامنے بچوں کی مانند ہیں - بہر حال میں ڈاکٹر صاحب موصوف کی طعن آمیزیوں اور تمسخرانہ کلمات کو نظر انداز کرتے ہوئے اصل مضمون کے متعلق کچھ بیان کرنا چاہتا ہوں - وباللہ التوفیق ؛

جناب خان بہادر مولوی غلام حسن خان صاحب پشاوری کی بیعت خلافت پر جو صدمہ اراکین انجمن لاہور کو پہونچا ہے وہ ایک قدرتی صدمہ ہے - کیونکہ حضرت مولوی صاحب ان کے ایک بہت بھاری رکن تھے - اور ایک عرصہ دراز تک ان کی انجمن کے وائس پریزیڈنٹ رہے ہیں اس لئے مولانا موصوف کی بیعت پر جو آہ وپکار احمدیہ بلڈنگس سے اُٹھ رہی ہے - وہ غالباً ایک حد تک قابل معافی ہے - مگر اس صدمہ پر اخلاق اور شرافت کو خیر باد کہہ کر طعنہ زنی اور دشنام دہی کے طریق کو اختیار کرنا ایک ایسا فعل ہے - جسے کسی ضابطہ اخلاق کے ماتحت بھی جائز نہیں سمجھا جا سکتا ؛

سب سے پہلے ڈاکٹر بشارت احمد صاحب نے وہی رونا رویا ہے - جو ان سے چند روز قبل ان کے امیر قوم مولوی محمد علی صاحب اپنے مضمون میں رو چکے ہیں - اور وہ یہ کہ جناب خان بہادر مولوی غلام حسن خان صاحب پہلے تو یہ کچھ فرماتے تھے - اور اب بیعت خلافت کے بعد یہ کچھ کہنے لگے ہیں - اس اعتراض کا جواب حضرت مولوی غلام حسن خان صاحب خود اپنے مضمون میں کافی وشافی طور پر دے چکے ہیں - اور وہ یہ کہ کوئی تبدیلی جو بصیرت اور علم پر مبنی ہو - اور اپنے ساتھ صحیح اور پختہ وجوہات رکھتی ہو - وہ کسی عقلمند کے نزدیک قابل اعتراض نہیں سمجھی جا سکتی - کیونکہ اگر اسے قابل اعتراض سمجھا جائے - تو دُنیا میں علم کی ترقی کا رستہ مسدود ہو جاتا ہے پس عامیانہ لوگوں کی طرح یہ واویلا کرنا کہ جناب مولوی غلام حسن خان صاحب پہلے یہ کہتے تھے - اور اب یہ کہتے ہیں - صرف اپنی جہالت کا ثبوت دینا ہے اس سے زیادہ اس اعتراض میں کوئی حقیقت نہیں - مولانا موصوف نے اپنے مضمون میں مولوی محمد علی صاحب کو کیا ہی اچھا جواب دیا تھا - کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں جبکہ آپ ریویو کے ایڈیٹر تھے - آپ نہایت کثرت اور شد ومد کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نبی اور رسُول لکھتے رہے ہیں مگر اب آپ نے اپنی تحریرات میں اس طریق کو ترک کر کے دوسرا طریق اختیار کر رکھا ہے - اور نبی کا نام آنے پر چیں بجبیں ہونے لگتے ہیں - اگر آپ کی یہ تبدیلی قابل اعتراض نہیں - تو میری کوئی تبدیلی جو دلائل اور بصیرت پر مبنی ہو - وہ کس طرح قابل اعتراض ہو سکتی ہے - دراصل تبدیلی کا سوال ایسا ہے - کہ ایسے موقعہ پر وہ کسی سمجھدار شخص کے نزدیک پیدا ہی نہیں ہونا چاہیئے - دیکھنے والی بات صرف یہ ہے - کہ آیا کوئی تبدیلی نفسانی خواہشات اور دنیوی اغراض پر مبنی ہے یا کہ دلائل اور بصیرت اور دینی مفاد پر - اور مولانا موصوف اپنے مضمون میں تشریح فرما چکے ہیں - کہ ان کی تبدیلی براہین نیرہ اور دینی اور ملی مفاد پر مبنی ہے - پس اس معاملہ میں مولوی محمد علی صاحب یا ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کا واویلا ایک طفلانہ شور وشغب سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتا ؛

ڈاکٹر بشارت احمد صاحب نے مولانا مولوی غلام حسن خان صاحب کے اس اعتراض پر بہت جزع فزع کی ہے - کہ ارکان لاہور نے جماعت کو چھوڑ کر اور مرکز سلسلہ سے قطع تعلق کر کے ایک علیحدہ فرقہ بنا لیا ہے - حالانکہ اسلام نے فرقہ بندی کی لعنت میں پڑنے سے منع فرمایا ہے - ڈاکٹر بشارت احمد صاحب اس مخلصانہ مشورہ پر چیں بجبیں ہو کر لکھتے ہیں - کہ فرقہ بندی کی داغ بیل لاہوری پارٹی نے قائم نہیں کی - بلکہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے قائم کی ہے - جنہوں نے تکفیر واسلام کا سوال کھڑا کر کے اپنی جماعت کو جمہور مسلمانوں سے علیحدہ کر لیا - تعجب ہے کہ ڈاکٹر صاحب کی ضمیر نے اس اعتراض کی کس طرح اجازت دی - حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالےٰ کے حکم کے ماتحت ایک علیحدہ جماعت کی بنیاد ڈالی - جس کی غرض وغایت ایک فرقہ قائم کرنا نہیں تھی - بلکہ تمام مسلمانان عالم کو ہدایت کے راستہ پر لا کر ایک نقطہ پر جمع کرنا اس کی اصل غرض تھی - اور آپ کی وفات کے بعد آپ کی قائم کردہ جماعت کی قیادت اولاً حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ اور ان کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے ہاتھ میں آئی - اور وُہی جماعتی سلسلہ جاری رہا - پس اگر یہ فرقہ بندی ہے تو یہ فرقہ بندی خدا کی پیدا کردہ ہے جس میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی خواہش یا کوشش کا ذرہ بھر بھی دخل نہیں - مگر جو اعتراض جناب مولوی غلام حسن خان صاحب نے لاہوری پارٹی پر کیا تھا - وہ بالکل اور رنگ رکھتا ہے - کیونکہ اہل پیغام نے بغیر اس کے کہ انہیں اس بارہ میں خدا کا کوئی حکم ہو - بلکہ خدا اور اس کے برگزیدہ مسیح موعود کے صریح حکم کے خلاف اور اسلام کی بیّن تعلیم کو پس پشت ڈالتے ہوئے - اور خود اپنے سابقہ طریق کو اپنے پاؤں کے نیچے مسلتے ہوئے مرکز سلسلہ سے قطع تعلق کیا - اور ایک ڈھائی اینٹ کی مسجد لاہور میں علیحدہ کھڑی کر دی جماعت موجود ہے مرکز موجود ہے - تنظیم موجود ہے بانئ سلسلہ کی یہ ہدایت موجود ہے - کہ میرے بعد سب مل کر مرکز سلسلہ میں کام کرو - مگر باوجود اس کے لاہوری ارکان مرکز کو چھوڑ کر لاہور چلے گئے - اور جماعت سے قطع تعلق کر کے ایک علیحدہ فرقہ کی بنیاد قائم کر دی - یہ وہ فرقہ بندی ہے جس کے متعلق جناب مولوی غلام حسن خان صاحب نے لکھا تھا - کہ وہ اسلامی تعلیم کے ماتحت لعنت کے نیچے آتی ہے - نہ یہ کہ خدائی حکم سے ایک مامور کے ذریعہ ایک جماعت قائم ہو - اور اس مامور کی وفات کے بعد خدائی مشیت سے قائم شدہ خلفاء اس جماعت کو قائم رکھیں - اور اس کی قیادت کریں - پس بے شک

ڈاکٹر صاحب اپنے غیظ و غضب میں آنکھیں بند کرکے جناب مولوی غلام حسن خان صاحب کو یا ہے چاہیں لعنت کا نشانہ بنائیں۔ ان کی اس نشانہ بازی سے کچھ نہیں ہوتا۔ کیونکہ خدائی لعنت اپنے نشانہ کو خوب پہچانتی ہے۔ اور اس کا نشانہ خطا نہیں جایا کرتا۔

ڈاکٹر بشارت احمد صاحب نے اپنے مضمون میں بڑا زور اس بات پر دیا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا جو الہام جناب مولوی غلام حسن خانصاحب نے انجمن پر چسپاں کیا ہے۔ کہ انا امتنا اربعۃ عشر دوابا یعنی خدا فرماتا ہے۔ کہ ہم نے چودہ جانوروں کو مار دیا۔ یہ اگر انجمن کے متعلق سمجھا جائے تو اس میں نعوذ باللہ حضرت خلیفۃ المسیح اول اور حضرت خلیفۃ المسیح ثانی اور خود جناب مولوی غلام حسن خانصاحب کو بھی شامل سمجھا جائیگا۔ اور وہ بھی دواب قرار پائیں گے۔ یہ اعتراض کرکے ڈاکٹر صاحب نے حسب عادت بڑی خوشی منائی ہے۔ اور خوب مزے لے کر طعن و تشنیع کا دروازہ کھولا ہے۔ مگر غور کیا جائے تو ڈاکٹر صاحب کا یہ اعتراض بھی ان کے دوسرے اعتراضوں کی طرح ایک کمزور اور بودا اعتراض ہے۔ بلکہ حق یہ ہے کہ خود جناب مولوی غلام حسن خانصاحب کے سابقہ مضمون میں اس کا جواب آچکا ہے۔ دراصل ڈاکٹر صاحب نے اپنی خوش فہمی سے حقیقت سے آنکھیں بند کرتے ہوئے ایک سادہ چیز کو پیچیدار بنا کر یہ ریت کا تودہ کھڑا کیا ہے۔ بات معمولی تھی۔ اور وہ یہ کہ جناب مولوی غلام حسن خانصاحب نے اس الہام کو نقل کرکے یہ بیان کیا تھا۔ کہ چونکہ انجمن کا وجود اللہ تعالیٰ کی مشیت کے خلاف تھا۔ جو کہ نظام خلافت کی صورت میں ظاہر ہونے والی تھی۔ اور اس کے بعض ممبر اس مشیت کے رستہ میں روک بن رہے تھے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے انہیں دواب قرار دیکر اپنی قدرت کا اظہار فرمایا۔ اور انجمن پر ناکامی کی موت وارد کر دی۔ اب جناب مولوی غلام حسن خانصاحب کے نقطۂ نظر کے ماتحت بات واضح ہے۔ کہ چودہ کا عدد ممبران انجمن کی مجموعی تعداد کے لحاظ سے استعمال کیا گیا ہے۔ یعنی چودہ دواب سے چودہ ارکان والی انجمن بحیثیت مجموعی مراد ہے۔ اور ہر فرد علیحدہ علیحدہ ذاتی طور پر مراد نہیں گویا خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ ہم نے اس انجمن کو جو چودہ ارکان پر مشتمل تھی۔ اور ہماری مشیت کے رستہ میں حائل تھی۔ ناکام کرکے مٹا دیا۔ باقی رہا افراد کا سوال سو جناب مولوی صاحب کے استدلال سے واضح ہے۔ کہ افراد کے لحاظ سے میں یہ لفظ صرف ان ارکان کے متعلق سمجھا جائیگا۔ جنہوں نے خدا کی مشیت کے مقابل پر کھڑے ہو کر نظام خلافت کا مقابلہ کیا۔ اور خدا کا عبد بننے کی بجائے اپنے سرکش نفسوں کی غلامی کا رسہ اپنے گلوں میں ڈالکر دواب بن گئے۔ پس بات بالکل صاف ہے۔ کہ چودہ کا عدد ارکان انجمن کی مجموعی تعداد کے لحاظ سے استعمال ہوا ہے۔ اور دواب یعنی جانور کا لفظ ان چند ارکان کی طرف اشارہ کرنے کے لئے رکھا گیا ہے۔ جنہوں نے خدا کی مشیت کا مقابلہ کیا۔ اور خدا کے پسندیدہ نظام کی غلامی میں آنے کی بجائے اپنے نفسوں کی غلامی کا رسہ اپنے گلوں میں ڈال لیا۔ خدا کی نافرمانی کرنے والوں اور مشیت الٰہی کا مقابلہ کرنے والوں کے لئے دواب کا لفظ کوئی نیا لفظ نہیں ہے۔ بلکہ قرآن مجید نے بھی اس قسم کے الفاظ استعمال فرمائے ہیں۔ جیسا کہ فرمایا اولٰئک کالانعام بل ھم اضل (اعراف ۲۲) اس الہام کی اور تشریحات بھی ممکن ہیں۔ مگر اس جگہ صرف اسی پر اکتفا کی جاتی ہے۔

ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کا ایک اعتراض یہ ہے۔ کہ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر دوسرے الہام کے ذریعہ جس میں یہ بتایا گیا تھا۔ کہ تمہارا یہ کام خدا کی مرضی کے موافق نہیں ہوگا۔ حقیقت حال واضح ہو گئی تھی۔ تو پھر آپ نے تشریح کیوں نہ کر دی۔ اور اس انتظام کو قائم کیوں رہنے دیا۔ اور جماعت کو غلط رستہ پڑنے سے ہوشیار کیوں نہ کر دیا۔ یہ اعتراض بھی ڈاکٹر صاحب کے دوسرے اعتراضوں کی طرح صرف کوتاہ نظری پر مبنی ہے۔ حضرت مولوی غلام حسن خان صاحب نے کسی جگہ یہ بیان نہیں کیا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی ہی کا آپ پر یہ ساری حقیقت کھل گئی تھی۔ اور ان الہاموں کی مکمل اور مفصل تشریح آپ کے سامنے آگئی تھی۔ بلکہ جناب مولوی صاحب نے تو صرف بعد کے حالات کی روشنی میں ان الہامات سے استدلال کیا ہے۔ اور یہ مسلم ہے۔ کہ بعض اوقات اللہ تعالیٰ کا کلام ایسا رنگ رکھتا ہے۔ کہ اس کے پورے معنی واقعات کے بعد کھلتے ہیں۔ پس اگر مشیت ایزدی نے ان الہامات کی حقیقت پر ایک وقت تک پردہ ڈالے رکھا۔ تو اس میں سنت اللہ کے مطابق کوئی اعتراض نہیں۔ اور نہ ہی اس کی وجہ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر کوئی اعتراض وارد ہوتا ہے۔ بلکہ اس اخفاء کے پردے میں ایک گہری حکمت نظر آتی ہے یعنی ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ سارا معاملہ ڈاکٹر صاحب اور ان کے ہم خیال لوگوں کے لئے خدا کی طرف سے ایک امتحان اور ابتلا کے طور پر مقدر تھا۔ جس نے اپنے وقت پر ظاہر ہو کر کھوٹے سے کھرے کو جدا کر دیا۔ اس کی ایسی ہی مثال ہے جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک رویا میں یکے بعد دیگرے حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کی خلافت کا نظارہ دکھایا گیا۔ یعنی آپ نے پہلے حضرت ابوبکر کو ایک کنوئیں سے پانی کا ڈول کھینچتے دیکھا۔ اور پھر اس کے بعد حضرت عمر کو دیکھا۔ مگر باوجود اس کے خدا تعالیٰ کی مشیت نے آپ سے یہ اعلان نہیں کروایا۔ کہ میرے بعد پہلے ابوبکر خلیفہ ہوں گے۔ اور ان کے بعد عمر ہوں گے۔ حالانکہ اگر اس قسم کا اعلان ہو جاتا تو شیعیت کا فتنہ پیدا ہی نہیں ہو سکتا تھا پس جس چیز نے آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کو اس قسم کے اعلان اور اقدام سے روکا۔ اسی نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو روکا۔ اور وہ یہی حکمت تھی۔ کہ تا یہ بات لوگوں کے لئے ایک امتحان کے طور پر قرار پائے۔ اور کھوٹے کھرے میں تمیز ہو جائے۔ چنانچہ جس طرح خلفائے راشدین کے زمانہ میں بعض لوگوں کے ٹھوکر کھانے سے شیعیت کا فتنہ پیدا ہو گیا

اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلفاء کے وقت میں بعض لوگ اس ابتلاء میں پکڑے گئے۔ اور پیغامیت کا فتنہ پیدا ہؤا۔

پس اے مکرم ڈاکٹر صاحب آپ ہنسیں نہیں۔ اور تمسخر نہ اڑائیں۔ کیونکہ جس چیز کو آپ تمسخر کا نشانہ بنا رہے ہیں۔ وُہ آپ کے لئے ایک خدائی امتحان ہے۔ جس میں افسوس ہے۔ کہ آپ ٹھوکر کھا کر کہیں کے کہیں نکل گئے۔ آپ کی لفاظی اور آپ کی پھبتیاں اور طعنہ زنیاں دُنیا کے لوگوں کو عارضی طور پر خوش کر سکتی ہیں۔ مگر خدا کے دربار میں وُہ ایک بھاری طوق کی طرح ہیں جو آپ کو ہر وقت نیچے ہی نیچے گرا رہا ہے۔ آپ اپنے فعل پر غور کریں۔ کہ ایک ایسے بزرگ نے جسے آپ پاک نفس قرار دے چکے ہیں۔ اور جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اولین صحابہؓ میں سے ہیں۔ قریبًا نوّے سال کی عمر میں خدا کے خاص فضل اور رحم کے ساتھ ہدایت کے رستے کو اختیار کیا۔ مگر صرف اس وجہ سے کہ یہ بزرگ آپ کا ساتھ چھوڑ کر مرکزِ سلسلہ کے ساتھ وابستہ ہو گئے ہیں آپ ان کی بزرگی۔ اور ان کے علم و فضل کو نظر انداز کرکے انہیں اپنے ذلیل تمسخر اور دل آزار طعن کا نشانہ بنا رہے ہیں۔ آپ خدا کا خوف کریں کہ آپ ایک دن خدا کے سامنے حاضر ہونے والے ہیں ⁂

ڈاکٹر صاحب نے حسبِ عادت اس مضمون کی حدود سے باہر جا کر لاہور کی مدح سرائی میں بہت کچھ لکھا ہے۔ چنانچہ جیسا کہ لاہوری پارٹی کا قاعدہ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہام "ہم مکّہ میں مریں گے۔ یا مدینہ میں" سے استدلال کیا ہے۔ کہ گویا لاہور مدینہ کا قائم مقام ہے۔ اس استدلال کے متعلق ہماری طرف سے بارہا جواب دیا جا چکا ہے۔ مگر افسوس ہے۔ کہ ہمارے لاہوری اصحاب پھر بھی اپنی بات کو دہرائے چلے جاتے ہیں۔ در اصل جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خود اس الہام کی تشریح فرمائی ہے۔ اس سے یہ مُراد نہیں۔ کہ آپ کے وفات پانے کی جگہ کونسی ہوگی کیونکہ اس سوال کو دینی لحاظ سے کوئی خاص اہمیت حاصل نہیں ہے۔ کہ نبی وفات کہاں پاتا ہے۔ بلکہ جیسا کہ خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے لکھا ہے اس الہام سے مراد یہ ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود کی وفات یا تو ایسے حالات میں ہوگی۔ جو اہلِ مکّہ میں رونما ہوئے۔ یعنی خدا نے انہیں اپنی قہری تجلیوں کے ساتھ مغلوب کیا۔ اور یا آپ کی وفات ایسے حالات میں ہوگی۔ جو مدینہ میں ظاہر ہوئے۔ جہاں خود بخود لوگوں کے دل اسلام کی طرف مائل ہونے لگے۔ یہی وُہ تشریح ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس الہام کی فرمائی (دیکھو تذکرہ صفحہ ۔۔۔) اور یہی درست اور حق ہے۔

اب اس الہام کو خواہ مخواہ توڑ مروڑ کر لاہور کو مدینہ بنانا ایک طفلانہ تسلی سے زیادہ حقیقت نہیں رکھتا۔ اگر اللہ تعالےٰ کو یہی منظور تھا۔ کہ لاہور کو مدینۃ المسیح بنائے تو پھر یوں ہونا چاہئے تھا۔ کہ اللہ تعالےٰ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو باقاعدہ ہجرت کروا کے لاہور میں آباد کروا دیتا۔ اور وہیں آپ کا سارا انتظام قادیان سے منتقل ہو کر چلا جاتا۔ اور وہیں آپ وفات پا کر دفن ہوتے۔ مگر ان میں سے کوئی بات بھی نہیں ہوئی۔ بلکہ لاہور کو صرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کا منظر دیکھنا نصیب ہؤا۔ اور اس کے بعد آپ کا جسدِ مبارک بھی قادیان آگیا۔ اب انصافًا غور کرو۔ کہ اگر لاہور کے ساتھ کوئی روایت وابستہ ہے۔ تو وُہ صرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات تک محدود ہے۔ اس سے زیادہ کچھ نہیں۔ مگر افسوس ہے کہ جس بات کو خدائی تقدیر نے لاہوری پارٹی کے خلاف ان کی گمراہی اور روحانی موت کے لئے ایک اشارے کے طور پر مقدر کیا تھا۔ اسی کو یہ لوگ اپنی نادانی سے اپنے لئے فخر کا موجب سمجھ رہے ہیں۔ حالانکہ اگر خدا کے علم میں لاہور کو برکت دینا منظور تھا۔ تو کم از کم یہی ہوتا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام وفات پا کر لاہور میں دفن ہو جاتے۔ مگر خدا نے لاہور کو آپ کے جسمِ خاکی کی یادگار سے بھی محروم رکھا ⁂

باقی رہا "داغِ ہجرت" کا الہام۔ سو اوّل تو اس کے متعلق یقینی نہیں۔ کہ وُہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ذات کے متعلق ہے۔ اور حضرت مسیح موعودؑ نے حقیقۃً کوئی ہجرت کی بھی نہیں۔ کہ آپ کی زندگی کے کسی واقعہ پر اس الہام کو لگایا جائے۔ لیکن اگر اس کو خواہ مخواہ آپ کے آخری سفرِ لاہور پر ہی چسپاں کرنا ہے۔ تو اللہ تعالےٰ نے اس الہام میں بھی "داغ" کا لفظ رکھ کر اشارہ کر دیا ہے کہ یہ ہجرت اہلِ لاہور کے لئے موجبِ فخر نہیں۔ بلکہ باعثِ داغ ہے۔ اگر در خانہ کس است حرفے بس است ⁂

بالآخر ڈاکٹر صاحب نے کمال جسارت کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس الہام کو کہ "سلسلہ قبول الہامات میں سب سے کچا مولوی تھا" حضرت مولوی غلام حسن خان صاحب پر چسپاں کیا ہے اس کے متعلق کیا عرض کیا جائے سوائے اس کے کہ؎ چہ دلاور است دزدے کہ بکف چراغ دارد۔ معلوم نہیں۔ کہ ڈاکٹر صاحب کی آنکھوں پر کوئی پردہ ہے۔ یا انہوں نے اپنی آنکھوں کو دانستہ بند کر رکھا ہے کیونکہ اس الہام میں صاف طور پر لاہور کا ذکر ہے۔ اور ڈاکٹر صاحب اور ساری دُنیا جانتی ہے۔ کہ ارکانِ لاہور میں سے کون شخص مولوی کہلاتا۔ اور اپنوں اور بیگانوں میں اسی نام سے مشہور ہے۔ لاہور سے ہٹا کر اس الہام کے شانِ نزول کو تین سو میل پرے پشاور کے دُور افتادہ علاقہ میں لے جانا ڈاکٹر صاحب کا ہی حصہ ہے بے شک طبعًا انہیں اپنے داماد سے ہمدردی ہونی چاہئیے۔ مگر حق و صداقت ایسی چیزیں ہیں جو انسانی رشتوں اور انسانی ہمدردیوں سے بالا اور ارفع ہیں۔ پھر اس الہام کے الفاظ بھی ایسے رکھے گئے ہیں۔ جو صاف طور پر یہ بتلا رہے ہیں۔ کہ یہاں کسی ایسے مولوی کا ذکر ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات کے قبول کرنے میں کچا ہے۔ اور اس بارہ میں کمزوری دکھاتا ہے۔ نہ یہ کہ وُہ بعض دوسرے ملہموں کے الہامات کے متعلق حسنِ ظنی رکھتا ہے۔ اور اس تشریح کی رُو سے بھی یہ الہام مولوی محمد علی صاحب پر چسپاں ہوتا ہے۔ نہ کہ کسی پر۔ افسوس ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے ایک واضح اور بیّن رستے کو چھوڑ کر ایسی تحریف سے کام لیا ہے۔ جو ایک مومن کی شان سے بہت بعید ہے۔ اس ذیل میں ڈاکٹر صاحب نے ایک افسوسناک افتراء سے بھی کام لیا ہے۔ اور وُہ یہ کہ جناب مولوی غلام حسن خان صاحب کے متعلق لکھا ہے۔ کہ وُہ ہر ملہم مدعی کے پیچھے لگ جاتے رہے ہیں۔ اور عبد اللہ تیما پوری اور مولوی یار محمد اور میاں احمد نور کابلی اور مولوی محمد فضل چنگوی اور شیخ غلام محمد لاہوری کے یکے بعد دیگرے معتقد ہو چکے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب کا یہ بیان نہایت درجہ غیر مومنانہ جسارت کا رنگ رکھتا ہے۔ کیونکہ حق یہ ہے کہ جناب مولوی غلام حسن صاحب کو ان لوگوں میں سے بعض کے ساتھ اعتقاد ہونا تو درکنار تعارف اور واقفیت تک بھی نہیں ⁂

ڈاکٹر صاحب نے اپنے مضمون میں یہ بھی لکھا ہے۔ کہ گویا جناب خان بہادر مولوی غلام حسن خان صاحب نے ہی ان کو موجودہ رستہ پر ڈالا تھا۔ اور اب وُہ انہیں اس رستہ پر چلا کر خود دوسرے رستے پر قدم زن ہو گئے ہیں۔ ہمیں اہلِ پیغام کی تفصیلی تاریخ کا علم نہیں۔ جس کے ذریعہ یہ معلوم ہو سکے۔ کہ ڈاکٹر صاحب۔ اور ان کے ہم مشربوں کو کس شخص یا کس چیز نے ان کے موجودہ رستے پر ڈالا تھا لیکن اگر ڈاکٹر صاحب کا یہ دعوےٰ درست ہے کہ جناب مولوی غلام حسن خان صاحب ہی کی اقتداء میں اور انہی کے فرمانے پر ڈاکٹر صاحب اور ان کے ساتھیوں نے یہ رستہ اختیار کیا تھا۔ تو پھر تو الحمد للہ کوئی جھگڑا ہی نہ رہا۔ اور سارا فیصلہ آسان ہو گیا۔ مکرم ڈاکٹر صاحب تشریف لائیں۔ اور جس شخص کی اقتداء کو وُہ قبول کر چکے ہیں۔ اور اسے اپنا ہادی راہ بنا چکے ہیں۔ اس کے نقشِ قدم پر چل کر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی بیعت سے مشرف ہو جائیں۔ کہ؎ سالک نبود ز راہ و رسمِ منزلہا۔ سالک نے خبر نبود زراہ و رسم منزل‌ہا۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین ⁂ خاکسار [illegible] مولوی فاضل قادیان ⁂

سوالات کے جوابات

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے متعلق خدا تعالیٰ کے جلالی نشانات

اور

دابۃ الارض کے خروج کی پیشگوئی کا صحیح مفہوم

از ابوالبرکات جناب مولوی غلام رسول صاحب راجیکی

سوال

آیت اذا وقع القول علیھم اخرجنا لھم دابۃ من الارض تکلمھم ان الناس کانوا بآیتنا لا یوقنون کی تفسیر میں مفسرین نے دابۃ الارض اور اس کے لوگوں سے کلام کرنے کے متعلق ایسی ایسی خلاف عقل باتیں بیان کی ہیں۔ جنہیں کوئی عقلمند قبول نہیں کرسکتا۔ اور ہم چاہتے ہیں۔ کہ آپ اس آیت کی تفسیر میں کچھ بیان کریں جو احمدی نقطۂ نگاہ سے تعلق رکھتی ہو؟

جواب

بات دراصل یہ ہے۔ کہ آیت موصوفہ جس کو سوال میں پیش کیا گیا ہے بعض پیشگوئیوں پر اشتمال رکھتی ہے۔ اور پیشگوئیوں میں چونکہ محکمات اور متشابہات کے دونوں پہلو پائے جاتے ہیں۔ اس لئے جب تک پیشگوئی کے ظہور کا وقت نہ آجائے۔ اور خود خدا تعالیٰ اپنے فعل سے اپنے قول کی حقیقت پر مطلع نہ فرمائے۔ انسان صرف اپنی عقل کے زور سے پیشگوئی کی اصل حقیقت سے واقف نہیں ہوسکتا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خدا سے علم پاکر پیشگوئی فرمائی تھی۔ کہ میری وفات کے بعد سب سے پہلے مجھے ارشاد اسرعکن لحوقا بی اطولکن یدا کے رو سے لمبے ہاتھ والی بیوی ملے گی۔ اس پر ہاتھ ناپنے سے حضرت سودہ کے ہاتھ لمبے نکلے۔ لیکن آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد جب حضرت زینب ام المساکین کی سب سے پہلے وفات وقوع میں آئی۔ تب معلوم ہوا کہ لمبے ہاتھ والی پیشگوئی ظاہر پر محمول کرنے کے معنوں میں نہ تھی۔ بلکہ اس سے مراد سخاوت اور کریم النفس تھی۔ سورۂ نمل جس کی یہ آیت ہے اس کے خاتمہ پر وقل الحمد للہ سیریکم اٰیاتہ فتعرفونھا کے ارشاد سے اس بات کو واضح کر دیا ہے۔ کہ پیشگوئیوں کے نشانات جب تک خدا تعالیٰ ظاہر نہ کرے ان کا اپنی حقیقت کے لحاظ سے شناخت کرنا اور قطعی اور یقینی طور پر شناخت کرنا ناممکن ہے۔ ہاں جب خدا تعالیٰ انہیں دکھا کر ان کی حقیقت واضح کر دے تب لوگ شناخت کرسکتے ہیں۔ کہ ان پیشگوئیوں کی اصل حقیقت اور صحیح مطلب کیا تھا۔ یہ آیت جو سوال میں پیش کی گئی ہے نہ صرف تفسیروں میں ہی بلکہ حدیثوں میں بھی دابۃ الارض کے متعلق پیشگوئی پائی جاتی ہے۔ اور دابۃ الارض کو ایک قسم کا جانور مختلف ہیئتوں اور صورتوں کا ظاہر کیا گیا ہے جس کا کام کافروں اور مومنوں کے درمیان امتیاز اور فرق کرکے دکھلانا اصل مقصود بتایا گیا ہے۔ اور اس دابۃ الارض کا خروج اور ظہور بھی آخری زمانہ میں قرار دیا گیا ہے۔

دابۃ الارض طاعون کا کیڑا ہے

حضرت اقدس سیدنا مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے علاوہ اور معانی کے دابۃ الارض سے طاعون کا کیڑا بھی مراد لیا ہے۔ جو زمین سے پیدا ہوتا ہے اور اس قسم کے لوگوں کو جن کا اس آیت سے پہلے ذکر ہے۔ جن کی نسبت آیت انک لا تسمع الموتیٰ ولا تسمع الصم الدعاء اذا ولوا مدبرین وما انت بھادی العمی عن ضلالتھم میں انہیں روح ہدایت سے محروم ہونے کے باعث مردے اور مسیح موعود کی پکار نہ سننے کی وجہ سے بہرے اور تاریکی ضلالت کے اندر بھٹکتے پھرنے سے اندھے قرار دیا گیا۔ پھر اس کے بعد اذا وقع القول علیھم اخرجنا لھم دابۃ من الارض کے الفاظ میں بتایا۔ کہ ان لوگوں پر مسیح موعود کے ذریعہ بار بار حجت پوری کی جائے گی۔ تاکہ وہ مردے زندہ ہوں اور وہ بہرے شنوا ہوں۔ اور وہ اندھے بینا ہوں۔ لیکن وہ غافل لوگ مسیح موعود کی وحی کے مطابق کہ "دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسے قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دے گا۔" جب آپ کی صداقت کو قبول نہ کریں گے تو اس کے بعد خدا تعالیٰ دنیا میں اپنے زور آور حملوں کا سلسلہ شروع کرے گا۔ اور وہ سب جلالی اور قہری نشانات جو پہلے سب نبیوں اور رسولوں کے وقتوں میں ظہور میں آئے۔ ان سب کا جلوہ دکھائے گا۔ بلکہ ان سے بھی بڑھ کر بہت سے زائد قہری تجلیات کو ظہور میں لائے گا۔ جن میں سے ایک دابۃ الارض یعنی طاعون کا کیڑا ہوگا۔ جس کے ذریعہ سے موجودہ زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دار المسیح کو وحی مقدس انی احافظ کل من فی الدار۔ کی بشارت کے ماتحت خصوصیت کے ساتھ اور آپ کی جماعت کے افراد کو دوسری دنیا کی قوموں کے بالمقابل نسبتی طور پر خصوصیت کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کا نشان ٹھہرا کر پیش کیا گیا۔ اور طاعون کے کیڑے یعنی دابۃ الارض کے ذریعہ ایک طرف لاکھوں مخالفوں کی ہلاکت سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دشمن گھٹے اور دوسری طرف طاعون کے جلالی نشان کے باعث لاکھوں انسان جو مردے تھے زندہ ہوگئے اور لاکھوں بہرے شنوا اور لاکھوں اندھے بینا ہوگئے۔ وقع القول علیھم کے معنی حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اتمام حجت کے باعث مخالفین پر فرد جرم کا لگ جانا ہے۔ جس سے مخالف لوگ عذاب کے مستحق ٹھہر جانے کے ساتھ عذاب میں مبتلا کئے گئے۔ اور تکلمھم کے لفظ میں لکم کے دونوں معنی ہیں کلام کرنا بھی اور کاٹنا بھی کیونکہ تکلیم کلام اور کلم دونوں کے لئے باب تفعیل کا مصدر ہے۔ اور اس لئے کہ طاعون کا کیڑا کاٹتا بھی ہے۔ جس سے انسان بیمار ہوکر آخر ہلاک ہو جاتا ہے۔ اس لحاظ سے تکلمھم کے معنی ہوں گے کہ وہ کیڑا ان مخالفان مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کاٹ کاٹ کر ہلاک کرے گا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے گھر والوں کو بطور نشان کے حفاظت میں چھوڑے گا۔ تا اس طرح دنیا میں نمایاں طور پر فرق ظاہر ہو جیسا کہ لکھا تھا۔ کہ دابۃ الارض لوگوں کی پیشانی پر نشان کرے گا۔ کہ یہ مومن ہے۔ اور یہ کافر۔ سو اس قسم کی تمیز اور امتیاز کئی رنگوں میں احمدیوں اور غیر احمدیوں کے درمیان ظہور میں آچکا۔ اور زبان حال سے طاعون کے کیڑے کا مخالفوں کو ہلاک کرنے کے وقت اس بات کا اظہار کرنا۔ کہ یہ ہلاکت اس لئے ہے۔ کہ ان الناس کانوا بایتنا لا یوقنون یعنی لوگ

خدا کے نشانوں پر یقین نہیں لاتے تھے۔ یہ ایک طرح کا اس کیڑے کا کلام کرنا بھی سمجھا جا سکتا ہے۔ اور کبھی دلالت الشئی علی الشئی الآخر بھی محل کلام کا فائدہ دیتی ہے۔ جیسے نبض اور قارورہ کی دلالت مرض یا صحت کے لحاظ سے طبیب کے لئے محل کلام کا فائدہ دیا کرتی ہے۔

جنگ عظیم کی پیشگوئی

اس دابۃ الارض یعنی طاعونی وبا کے قہری نشان کے بار بار ظہور کے باوجود پھر بھی بہت سے لوگوں کا اعراض کرنا اور صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو قبول نہ کرنا۔ یہ اعراض اور تکذیب ایک دوسرے قہری نشان کے ظہور کا باعث بنے گا۔ جس کا ذکر اس دابۃ الارض کے ذکر کے بعد کیا گیا ہے۔ بایں الفاظ یعنی ویوم نحشر من کل امۃ فوجا ممن یکذب بآیتنا فھم یوزعون۔ اس آیت میں اس جنگ عظیم کی پیشگوئی کی گئی ہے۔ جس میں ہر قوم سے فوج در فوج جنگ میں شامل ہوتی۔ اور پھر ان کے متعلق حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی وہ زبردست پیشگوئی ہے۔ جس میں حضور اقدس نے فرمایا تھا ؎

زار بھی ہوگا تو ہوگا اس گھڑی باحال زار

یہ ایسی پیشگوئی تھی۔ جو حرف بحرف پوری ہوئی۔ اور اس کے ذریعے قوموں اور حکومتوں پر ایسی حجت پوری ہوئی۔ جس کی نسبت آیت یوم نحشر الخ کے بعد پھر فرمایا ووقع القول علیھم بما ظلموا فھم لا ینطقون۔ یعنی جنگ یورپ جس میں زار روس کا حال زار ہوا۔ اور جو ایک طرف پہلی تکذیب اور لاپرواہی کا نتیجہ عذاب تھا۔ اور دوسری طرف یہی جنگ یورپ کی پیشگوئی جس کا پورا ہونا ایک دنیا نے مشاہدہ کر لیا۔ اور مشاہدہ کرنے کے بعد پھر تکذیب اور لاپرواہی سے کام لیا۔ جس کے نتیجہ میں اس ظلم کے باعث پھر ان پر اور فرد جرم کی صورت عائد کی گئی۔ اور یہ ظلم ایسا تھا۔ کہ ان ظالموں کے پاس اس کھری پیشگوئی کے ظہور کے بعد انکار اور تکذیب کے لئے کوئی نطق عقلی اور علمی طور پر باقی نہ رہا تھا۔

اس کے بعد خدا تعالیٰ نے فرمایا الم یروا انا جعلنا الیل لیسکنوا فیہ والنھار مبصرا۔ یعنی ان لوگوں کو رات اور دن میں غور کرنا چاہیئے۔ کہ تاریکی اور روشنی کے دور ایک دوسرے کے بعد آتے جاتے ہیں۔ اور زمانہ ہمیشہ ایک حال پر نہیں رہتا۔ اس لئے یہ ظلمانی دور جس میں ظلم پر ظلم۔ اور حق کی طرف رجوع کرنے میں بوجہ محبت دنیا و مشاغل نفسی حد درجہ کی لاپرواہی سے کام لیا جاتا ہے۔ یہ تاریکی کا زمانہ ایک رات تھی۔ جس میں قوموں اور حکومتوں نے ایک لمبے وقت تک جو چاہا کیا۔ اور چین اور آرام سے وقت گذارا۔ لیکن اب یہ تاریکی کا دور اپنی حد سے زیادہ طول نہ پا سکے گا۔ بلکہ وہ دن جس کا ظہور اس کے بعد مقدر ہو چکا ہے۔ اس کا دور شروع ہونے والا ہے جس سے اس تاریک رات کے پردہ ہائے ظلمت پاش پاش ہو کر پھٹ جانے والے ہیں۔ اور مطلع صاف ہو کر آفتاب صداقت ایسا جلوہ دکھانے والا ہے۔ جس سے حق حق اور باطل باطل نمایاں طور پر نظر آ جائیگا اور وہ سورج جس سے یہ دن ظاہر ہونے والا ہے۔ وہ خدا کا مسیح موعود ہے۔ جس کے لئے خدا کے زور آور حملے اس کی نورانی شعاعوں کو اطراف عالم میں پھیلانے والے ہوں گے۔ چنانچہ فرمایا ویوم ینفخ فی الصور ففزع من فی السموات ومن فی الارض الا من شاء اللہ۔ یعنی وہ دن ایسا ہوگا۔ جس میں خدا کی طرف سے قہری نشانوں کے ظہور کے لئے ایک بگل بجایا جائے گا۔ اور خدا کے زور آور حملے رونما ہوں گے۔ اور وہ قہری تجلیات سے بھرے ہوئے حملے ایسے ہولناک اور پرہیبت ہوں گے۔ کہ وہ جو فضاؤں میں ہوائی جہازوں اور طیاروں میں پرواز کرنے والے ہوں گے۔ وہ بھی اور وہ بھی جو زمین دوز قلعوں اور تہ خانوں میں ہوں گے۔ وہ بھی۔ یہ سب لوگ ایک دھڑکے کی حالت اور گھبراہٹ میں ہوں گے۔ سوا ان احمدی جماعت کے افراد کے جن کی نسبت خدا کا صادق مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام فرما گیا کہ ؎

نیک کو کچھ غم نہیں ہے گو بڑا گرداب ہے

اور یہ فضائی جنگ جس کی نسبت بلحاظ نتیجہ کے فرمایا کل اتوہ داخرین۔ کہ سب لوگ اور سب قومیں اور حکومتیں اس جنگ سے اس حالت کو پہنچ جائیں گی۔ جو نہایت ہی بیکسی اور بے بسی کی ہے۔ اور بعد اس کے فرمایا وتری الجبال تحسبھا جامدۃ وھی تمر مر السحاب یعنی وہ سب حکومتیں جو اس فضائی جنگ میں شامل ہوں گی ان کا فضائی جنگوں سے یہ حال ہوگا۔ کہ باوجود جبال اور پہاڑوں کی سی مضبوطی کے پھر یہ بادل کی طرح ہواؤں کے جھونکے سے اڑتی ہوئی نظر آئیں گی جس سے سب پر روشن ہو جائیگا۔ کہ ان کی حالت جامدہ اور مضبوطی صرف خدا تعالیٰ کی طرف سے ہی قائم اور مضبوط تھی۔ جس کا نشان صنع اللہ الذی اتقن کل شیئ سے ظاہر ہو رہی ہے۔ پھر حکومتوں کے اس فضائی جنگ۔ اور مہیب اور ہولناک جنگ کے موقع پر من جاء بالحسنۃ فلہ خیر منھا وھم من فزع یومئذ آمنون کے الفاظ میں احمدی جماعت کے لئے بشارت دی گئی ہے کہ ایک طرف سلسلہ احمدیہ کے آگے سے ان جنگوں سے تبدیلی واقع ہونے سے مطلع صاف ہوگا۔ کیونکہ حکومتوں کی طاقت حسب آیت متعلقہ یعنی ومن جاء بالسیئۃ فکبت وجوھھم فی النار ھل تجزون الا ما کنتم تعملون نار حرب میں راکھ ہو جانے سے مٹ چکی ہوگی۔ اور جو بقیہ کے طور پر حکومتیں رہ جائیں گی ان کے اندر ان جنگوں سے ایک انقلاب پیدا ہو جائے گا۔ جو مذہبی زندگی کی طرف توجہ دلائے گا۔ تب مذاہب عالم سے احمدیت مرجع بنے گی۔ اور حکومتوں کو ان جنگوں کے بعد صلح کے لئے ہاں آخری صلح کے لئے مذہبی لحاظ سے احمدیت کا ہی سہارا نصیب ہوگا۔ اور ان خطرناک جنگوں میں سب حکومتوں اور قوموں کو نقصان پہنچے گا۔ ان میں رہنے والے صرف خدا کے مسیح صادق اور موعود مسیح پر سچے طور سے ایمان لانیوالے ہونگے۔

پس دابۃ الارض کی پیشگوئی سے لیکر بعد میں جو سلسلہ آیات کا لگاتار مسلسل پیش کیا گیا ہے۔ یہ سب مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کے جلالی نشانوں پر مشتمل پایا جاتا ہے۔ مبارک وہ جن کی آنکھیں ان تجلیات عظیمہ کے

غیر مسلموں کی اپنے مذہب کے متعلق جد وجہد

مسلمانوں میں تبلیغ کرنیوالے پادریوں کیلئے ھدایات

گذشتہ سال پادری بیون جونس بی - اے پرنسپل" ہنری مارٹن سکول آف اسلامک سٹڈیز" نے ایک کتاب لکھی ہے جس کا نام Christianity explained to muslims ہے یعنی مسلمانوں کے لئے مسیحیت کا بیان - یہ گویا مسلمانوں میں تبلیغ کرنے والے عیسائی پادریوں کے لئے ایک دستورالعمل ہے - اس میں سے بعض ہدایات کا ترجمہ مسلمانوں کی آگاہی کے لئے درج کیا جاتا ہے - لکھا ہے - کہ مناظرہ اپنی طرف سے کبھی شروع نہ کرو - لیکن جب کرنا ہی پڑے - تو پیچھے مت ہٹو - اور حلم - محبت و دعا کے ساتھ کرو - اور اسے صرف ایک دو مسئلوں تک محدود رکھو - اور آگے بڑھنے سے پہلے ان کو صاف کرلو - مخالف تمہیں غصہ دلانے کی کوشش کریں گے - اس سے بچو - کہ یہ تمہاری شکست کے مترادف ہے - محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے متعلق تعظیمی الفاظ مثلاً "حضرت" یا "آنحضرت" ضرور استعمال کرو - اس بحث میں ہرگز نہ پڑو - کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے متعلق تمہارا کیا خیال ہے - اور ان کو کیا سمجھتے ہو - بلکہ صرف یسوع مسیح کے بارہ میں اور اس کے فضائل تک اپنی گفتگو کو محدود رکھو - مناظرہ اور گفتگو کا منتہا مد مقابل کو خاموش کرانا نہ ہو - بلکہ اسے عیسائیت کے جھنڈے تلے لانا ہو - اس لئے ان کی غلط فہمیوں کو دور کرو - اور انہیں اپنی مذہبی کتب بالخصوص عہد جدید کے مطالعہ کی طرف ضرور مائل کرو - بحث مجادلہ کی صورت نہ اختیار کرنے دو - بلکہ اس کے دوران میں انصاف اور تہذیب کو مدنظر رکھو - جب مد مقابل کوئی حوالہ کتاب مقدس کا پیش کرے - تو اسے اپنے حافظہ کی بنا پر درست تسلیم کرلو بلکہ اصل حوالہ ضرور دیکھو - تم جو مذہبی اصطلاحات استعمال کرتے ہو - ان کا جو مفہوم تمہارے نزدیک ہے - اسے مد مقابل پر واضح کردو - ایسا نہ ہو - وہ کچھ اور سمجھتا ہو - اسی طرح بائیبل کی اصطلاحات کی بھی وضاحت کردو - کیونکہ وہ ہر شخص کے نزدیک قابل فہم نہیں ہوتیں - وغیرہ وغیرہ -

ان میں سے اکثر ہدایات ایسی ہیں - کہ ہمارے مبلغ بھی ان کو مدنظر رکھیں تو یقیناً بہت فائدہ ہوسکتا ہے -

عرب میں عیسائی مشن

اس موضوع کے متعلق بعض معلومات ایک گذشتہ پرچہ میں درج کی جاچکی ہیں - معاصر المائدہ بابت ماہ فروری کے مطالعہ سے معلوم ہوا ہے - کہ عرب میں یہ مشن عرصہ بیس سال سے کام کر رہے ہیں - اور اس وقت تک کروڑوں روپیہ ان پر صرف کیا جاچکا ہے ان ذرائع کے علاوہ جو گذشتہ مضمون میں بیان کئے جاچکے ہیں - پمفلٹ اور ٹریکٹوں کے ذریعہ بھی تبلیغ عیسائیت کی جاتی ہے - عجیب بات یہ ہے کہ اتنے عرصہ کے بعد اب مسلمانوں کو اس کا علم ہوا ہے - اور پھر بھی امید نہیں کہ وہ اسکے مقابلہ کے لئے تیار ہوں - اور عرب کے مسلمانوں کو عیسائیت کے دام سے محفوظ رکھنے کیلئے کوئی قدم اٹھائیں - البتہ یہ ضرور ہوگا - کہ اگر احمدی جماعت کا کوئی مبلغ وہاں پہنچ جائے تو اسکی مخالفت میں آسمان سر پر اٹھا لیا جائیگا لیکن خود مقابلہ کا خیال بھی دل میں نہ لاسکینگے

آریہ سماج اور سیاسیات

اگرچہ آریہ سماجی انفرادی طور پر سیاسیات میں مشغول ہیں - لیکن آریہ سماج نے اب تک اس بارہ میں اپنی کوئی پالیسی معین نہیں کی - حال میں آریہ سارودیشک سبھا کی ورکنگ کمیٹی کا ایک اجلاس دہلی میں منعقد ہوا - جس میں یہ سوال زیر بحث آیا - کہ ملک کی موجودہ فرقہ وارانہ صورت حالات کے پیش نظر آریہ سماج کو بالواسطہ یا بلا واسطہ سیاسیات سے تعلق رکھنا چاہیئے یا نہیں - مگر کوئی فیصلہ نہ ہوسکا - اور طے پایا - کہ ایک سب کمیٹی اس سوال کے تمام پہلوؤں پر پوری طرح غور و خوض کرنے کے بعد اپنی رپورٹ سبھا کے پیش کرے -

ہندو تہذیب و تمدن کا مطالعہ

کلکتہ سے مہر فروری کی ایک خبر مظہر ہے - کہ ایک ہندو مسٹر رنجیت پال چودھری - ایم - ایل اے نے کلکتہ یونیورسٹی کو پچاس ہزار روپیہ عطا کیا ہے - اس غرض کے لئے کہ وہ غیر ممالک سے ایسے ریسرچ سکالروں کو یہاں بلائے - جو ہندو تہذیب و تمدن کا مطالعہ کرسکیں یہ عطیہ دینے والے صاحب کانگرسی ہیں -

کانگرس کے اجلاس میں آریہ سماج کا پرچار

جیسا کہ احباب کو علم ہے - انڈین نیشنل کانگرس کا سالانہ اجلاس مارچ کے تیسرے ہفتہ میں بہار کے ایک گاؤں رام گڑھ میں ہورہا ہے - صوبہ بہار کی آریہ پرتی ندھی سبھا نے انتظام کیا ہے کہ اس اجتماع پر آریہ سماج کی تبلیغ کی جائے - اور اس غرض کے لئے تین ہزار روپیہ منظور کیا ہے - کوشش کی جارہی ہے کہ وہاں آریہ سماج کا ایک علیحدہ پنڈال ہو جس میں بیک وقت ہزاروں لوگ بیٹھ سکیں - اس کے علاوہ ان پرچارکوں کے لئے جو اس کام کے انچارج ہونگے - بعض جھونپڑیاں بھی بنائی جائیں گی - تجویز کی گئی ہے کہ یہ کام ۱۵ مارچ سے شروع کردیا جائے - کیونکہ اسی وقت تک وہاں خوب رونق شروع ہوجائیگی اس فنڈ کو مہیا کرنے کے لئے یہ تجویز کی گئی ہے - کہ مختلف صوبجات کے لئے کچھ رقوم مخصوص کردی جائیں - جو وہ جمع کرکے دینے کے ذمہ دار ہوں - بہرحال آریہ سماج کی یہ تبلیغی مستعدی ہمارے لئے سبق آموز ہونی چاہیئے - اور اس سلسلہ میں ہمیں بھی اپنا فرض پہچاننا چاہیئے -

شدھی سمیلن کی تجاویز

چند روز ہوئے دہلی کے آریہ سماج مندر میں شدھی سمیلن کا اجلاس ہوا - مسٹر گنشیام سنگھ گپتا صدر تھے - اس میں کئی ریزولیوشن پاس کئے گئے - ایک میں ہندو پبلک سے اپیل کی گئی - کہ وہ شدھی کے کام کو زیادہ تیزی سے چلائے - اور یہ کام کرنے والی انجمنوں کی ہر ممکن امداد کرے - جو اچھوت شدھ ہوجائیں - ان کو تمام حقوق دیں - اور بلا تامل ان کے ساتھ روٹی بیٹی کا تعلق قائم کرلیا جائے - صاحب صدر نے اس موقعہ پر تقریر کرتے ہوئے کہا - کہ اگر ہم اچھوتوں کو اپنے اندر جذب کرسکے - تو یہ ہماری زندگی کی علامت ہوگی - اور اس بارہ میں ناکامی موت کی دلیل - مردم شماری کے اعداد و شمار مظہر ہیں - کہ ہندو ہر دس سال کے عرصہ میں دو فیصدی گھٹ جاتے رہے ہیں - لیکن جب سے آریہ سماج نے تبلیغی جدوجہد شروع کی ہے - ہماری کمی کی شرح کم ضرور ہوگئی ہے - گو ابھی تک یہ سلسلہ بند نہیں ہوا - یہ نہایت عجیب بات ہے کہ جس زمانہ میں ہندو دولت اور عمارات کا نام بھی نہ جانتے تھے - اس وقت تک تو اچھوتوں میں ہندوؤں سے نارضگی کے کوئی جذبات نہ تھے - مگر اب کہ

امروہہ اور مراد آباد میں تبلیغ احمدیت

مولوی عبدالمالک خان صاحب مبلغ متعینہ یو۔پی ان دنوں دورہ پر ہیں۔ ۱۵۔ جنوری کو وہ امروہہ تھے۔ امروہہ کو احمدیت کی تاریخ سے ایک قسم کی وابستگی ہے۔ یہاں کے مولوی احمد حسین صاحب کا ذکر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے رسالہ دافع البلا میں کیا ہے۔ فرمایا۔

"امروہہ بھی مسیح موعود کی ہمت سے دور نہیں اس لئے اس مسیح کا کافر کش دم امروہہ تک پہنچیگا۔ یہی ہماری طرف سے دعوے ہے: اگر مولوی احمد حسن اس اشتہار کے شائع ہونے کے بعد جس کو وہ قسم کے ساتھ شائع کرے گا۔ امروہہ کو طاعون سے بچا سکا اور کم سے کم تین جاڑے امن سے گزر گئے تو میں خدا تعالےٰ کی طرف سے نہیں۔"

دافع البلاء ۲۱

اس کے بعد مسیح موعود کا کافر کش دم امروہہ پونچا اور اس شدت سے طاعون پڑی کہ پہلے جاڑے میں مولوی احمد حسن صاحب کے قریبی رشتہ داروں میں سے ۳ موتیں ہوئیں۔ اور دوسرے جاڑے میں مولوی خود طاعون کا شکار ہوا۔

مولوی صاحب ۸ روز امروہہ رہے اور مقامی سکرٹری تبلیغ مولوی عبدالسمیع صاحب کی مدد سے انفرادی ملاقاتوں کے ذریعہ اکثر گیلہ گیارہ بجے تک تبلیغ کا سلسلہ جاری رہا۔ مولوی عبدالمالک خان صاحب نے امروہہ میں ۲ پبلک تقریریں کیں۔ ایک کا موضوع ظہور امام مہدی علیہ السلام تھا جس کے بعد ایک شیعہ دوست نے چند سوالات بھی کئے۔ دوسرا لیکچر محترم سید معصوم حسین صاحب رئیس کے دولتکدہ پر "احمدیت کا پیغام اور جماعت احمدیہ کا نظام" کے موضوع پر ہوا۔ حاضرین کی تعداد کافی تھی۔ دوران تقریر میں تمام ضروری امور متعلق سلسلہ عصر سے لے کر مغرب تک بیان کئے۔ لوگوں نے توجہ سے باتیں سنیں اور اچھا اثر لیا۔

۲۲ جنوری کو مولوی صاحب مع مولوی عبدالسمیع صاحب مراد آباد پہنچے مولوی صاحب کے پہنچنے سے ایک مذہبی رو شہر میں پیدا ہوئی۔ سکرٹری صاحب تھیوسوفیکل سوسائٹی ملنے کے لئے آئے ان کو ہندی میں نماز پیش کی۔ ایک پادری صاحب سے اور کئی ایک دیوسماجی اور غیر احمدی مولویوں سے تبادلہ خیالات ہوا۔ اکثر متلاشیاں حق خصوصاً نوجوان گھر میں آکر ملتے سوالات دریافت کرتے رہے۔ مراد آباد میں پانچ تبلیغی لیکچر ہوئے۔ جن سے مستورات نے بھی فائدہ اٹھایا۔ اعتراضات کے جوابات بھی تقریروں کے بعد دیئے جاتے رہے۔

۲۹۔ جنوری کو مراد آباد سے ۸ میل کے فاصلہ پر ایک مقام سرودنگر میں گئے۔ وہاں بھی مراد آباد کی طرح مختصر سی جماعت ہے انفرادی ملاقاتوں سے تبلیغ کی جاتی رہی ہے۔ جس کا الحمدللہ اچھا اثر ہوا ہے۔

مرتبہ نظارت دعوت و تبلیغ۔

شیخ احمد اللہ صاحب کی لنڈن سے واپسی

لنڈن ۱۴۔ فروری ۱۹۴۰ء مولانا جلال الدین صاحب شمس امام مسجد احمدیہ لنڈن نے حسب ذیل تار بنام الفضل ارسال کیا ہے۔

شیخ احمد اللہ صاحب لنڈن سے ہندوستان روانہ ہوگئے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ انہیں بخیر و عافیت پہنچائے۔